رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام اڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو۔

## فہرست مضامین




ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۹ | مورخہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۲۰ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۹ | جلد ۸




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں اور خاندان نبوت بخیریت ہیں۔

ہمارے سکولوں میں باقاعدہ تعلیم ہو رہی ہے۔ طلباء اپنے نصب العین کے حصول کے لئے مصروف جدوجہد ہیں۔ ہر جمعرات کو مدارس کے طلباء کے جلسے ہوتے ہیں۔ جنمیں اساتذہ مفید اور کار آمد مضامین بیان کرتے اور طلباء بھی مفید مضامین بیان کرنا سیکھتے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دار الاقامہ میں ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی عالم کسی مذہبی مضمون پر تقریر کرتے ہیں۔ مبلغین کی جماعت باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ جس کے قریباً تمام طلباء مولوی فاضل ہیں۔ ان کی تمام تر تعلیم و تربیت حافظ روشن علی صاحب کے سپرد ہے۔

## اخبار احمدیہ

### احمدی رسالہ امریکہ کے لئے امداد

حضرت مفتی صاحب کی تحریک بنا پر اجراء اخبار از امریکہ ہم تینوں غلام کے نام آپ جب چاہیں ایک ایک ڈالر کا وی۔ پی ارسال فرما دیں۔ (ایک ڈالر سالانہ فی کس)

(۱) خیر الدین احمدی پروپرائٹر پنجاب سائیکل ورکس امین آباد پارک لکھنؤ

(۲) سید ارشد علی مالک احمدیہ سائیکل ہٹ لاٹوش روڈ لکھنؤ

(۳) سید ارتضیٰ علی مینیجنگ ڈائرکٹر سٹوڈنٹس کمرشل ہاؤس امین آباد پارک۔ لکھنؤ۔

خاکسار ارتضیٰ علی احمدی۔ لکھنؤ

(۲) حضرت مفتی صاحب کی رائے سے اتفاق رکھتے ہوئے ۲ ڈالر سالانہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور جسوقت آپکا پوسٹ کارڈ پہنچے۔ فوراً ارسال خدمت کر دوں گا۔

سید محمد عقیل احمدی مینیجر کانٹی شاپ کناٹ ریفنجز۔ راولپنڈی

(۳) مرزا مبارک صاحب چاوا سیٹلمنٹ امریکہ کے رسالہ کے لئے پانچ روپے کا وعدہ کرتے ہیں۔

### ماریشس میں تبلیغ

مقدمہ مسجد کا تا حال فیصلہ نہیں ہوا۔ احمدی احباب کی توجہ شہر پورٹ لوئی میں مکان کرایہ پر لینے پر مبذول ہے۔ اسکے لئے تجویز ہے۔ کہ ہر احمدی بالغ مرد و زن ایک ایک روپیہ دے۔ اور اثاث البیت کے لئے کوئی کرسی دے کوئی میز۔ کام شروع ہو گیا۔ انشاء اللہ جلد کامیابی ہوگی۔ ۱۸ ستمبر کو اموکہ میں پہنچے۔ نہال حسن علی نام ایک مخلص احمدی ہیں وہاں کے لوگ ایک پیر صاحب کے مرید ہیں۔ اور ظاہری نماز کے تارک اس لئے کہ دل کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور شریعت سے گذر کر معرفت کے سمندر میں غرق ہیں۔ اس جگہ ایک

حسینی سردار کو تبلیغ کی گئی ۔ اور دوسرے وقت اور لوگ بھی آ گئے تھے ۔ بعض ہندو بھی تھے ۔ ان کو بھی تبلیغ کی گئی ۔ ۱۹ ستمبر کو بھی بعض لوگوں کو تبلیغ کی گئی ۔ ایک صاحب کو تبلیغ کی گئی ۔ جو مجالس محرم میں شامل ہوتے تھے کہنے لگے ۔ مولوی صاحبان کیوں نہیں مانتے ۔ میں نے کہا دیکھو امام حسین کے ساتھ کل ساٹھ ستر آدمی تھے ۔ اور یزید کے ساتھ اس قدر لوگ تھے ۔ کیا امام حسین راستی پر نہ تھے ۔ مختلف مواقع میں تبلیغ ہو گئی ہے ۔ خدا نیک نتائج پیدا کرے ۔ (صوفی حافظ) غلام محمد احمدی (بی ۔ اے)

**درخواست دُعا** خاکسار بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہے ازبارش دُعا کے لئے اخبار میں اندراج کر دیں (عمر الدین احمدی سیاہہ نویس اجنالہ ۔)

میرے والد صاحب کو بہت شدید کھانسی ہے ۔ احباب دردِ دل سے دُعا فرمائیں ۔ (شیخ خلیل الرحمٰن جہلم ۔)

بابو عبد اللطیف صاحب فیروزپوری بخار میں مبتلا ہیں ۔ ان کے بھائی نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اخبار میں ان کے لئے درخواست دُعا شایع کرا دوں ۔ (جہر محمد خان)

**نمازِ جنازہ** بھائی قاسم علی صاحب محمود پوری کی لڑکی فوت ہو گئی ۔ اس کا جنازہ پڑھا جائے (محمد عبد الصمد مبلغ محمود پور) میرے ، میرے بھائی سید لبر علی صاحب جو کہ کندرہ پاڑہ ہائی سکول کے ہیڈ مولوی تھے انتقال کر گئے ۔ انا للہ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں (عاجز سید انعام رسول احمدی ۔ کنگی ) خاکسار کی بیوی فوت ہو گئی ۔ نماز جنازہ پڑھی جائے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (فیاض علی کپور تھلہ ) میرے والد پیر بخش صاحب احمدی فوت ہو گئے ۔ انا للہ ۔ نماز جنازہ پڑھا جائے ۔ (مولا بخش بھمنیاں ) برادرم عبد الرحیم صاحب کی لڑکی کا انتقال ہو گیا ۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے (عبد الستار احمدی از کانپور ) میرے والد شیخ برکت علی صاحب سابق سکرٹری جماعت احمدیہ سامانہ جو حضرت اقدس کے اولین مبائعین میں سے تھے اور جنہوں نے لدھیانہ میں اسوقت بیعت کی تھی جب حضرت کو بیعت لینے کا حکم ہوا تھا ۔ ۱۲ر اکتوبر کو انتقال ہو گیا ۔ انا للہ ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں ۔ (خاکسار شبیر حسین کورٹ انسپکٹر پولیس راجپورہ )

# فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۰ء سے شروع ہوتا ہے مگر بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے ۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آ کر بیعت کرتے ہیں ۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی ۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شایع کر دیا جاتا ہے اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے ۔

(ایڈیٹر)

## بابت ماہ نومبر ۱۹۲۰ء

۱۰۷۷ ۔ غلام جیلانی صاحب ضلع سرگودھا
۱۰۷۸ ۔ دین محمد صاحب " گوجرانوالہ
۱۰۷۹ ۔ گوہر بی بی " گجرات
۱۰۸۰ ۔ قادر بخش صاحب " سیالکوٹ
۱۰۸۱ ۔ محمد روشن صاحب " گجرات
۱۰۸۲ ۔ اللہ دتا صاحب " گوجرانوالہ
۱۰۸۳ ۔ چودھری فضل الدین صاحب جھنگ
۱۰۸۴ ۔ اللہ رکھی ضلع سیالکوٹ
۱۰۸۵ ۔ ملک فضل خان صاحب " جہلم
۱۰۸۶ ۔ اہلیہ " " "
۱۰۸۷ ۔ محمد عبد اللہ صاحب " "
۱۰۸۸ ۔ شرف بی بی " "
۱۰۸۹ ۔ عبد اللہ خان صاحب " "
۱۰۹۰ ۔ محمد ابراہیم صاحب " شاہپور
۱۰۹۱ ۔ محمد حسین صاحب " "
۱۰۹۲ ۔ اللہ رکھا صاحب " "
۱۰۹۳ ۔ امام الدین صاحب " سیالکوٹ
۱۰۹۴ ۔ محمد منیر الدین صاحب بھاگلپور
۱۰۹۵ ۔ محمد عبد الرحمٰن صاحب ضلع ملتان
۱۰۹۶ ۔ نظیر محمد صاحب " گجرات
۱۰۹۷ ۔ خدیجہ صاحبہ کشمیر
۱۰۹۸ ۔ اہلیہ غلام محمد صاحب تمبو بیدار ۔ ضلع جہلم
۱۰۹۹ ۔ دختر " " "
۱۱۰۰ ۔ دختر " " "
۱۱۰۱ ۔ دختر " " "
۱۱۰۲ ۔ دختر " "
۱۱۰۳ ۔ فرزند " "
۱۱۰۴ ۔ بارکہ بیگم " سیالکوٹ
۱۱۰۵ ۔ فیض الحق صاحب " "
۱۱۰۶ ۔ فرزند الدین صاحب پونا
۱۱۰۷ ۔ محمد حسین صاحب " گوجرانوالہ
۱۱۰۸ ۔ ملک دوست محمد صاحب ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۱۰۹ ۔ جمعدار محمد خان صاحب قسطنطنیہ
۱۱۱۰ ۔ گلاب خان صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۱ ۔ عبد اللہ خان صاحب "
۱۱۱۲ ۔ حسن محمد صاحب "
۱۱۱۳ ۔ عبد العزیز صاحب "
۱۱۱۴ ۔ عبد اللہ افغان صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۵ ۔ اسمٰعیل خان صاحب " "
۱۱۱۶ ۔ مندو خان صاحب " "
۱۱۱۷ ۔ وی محمد صاحب مالابار
۱۱۱۸ ۔ یحییٰ الدین صاحب ضلع کوہاٹ
۱۱۱۹ ۔ برکت بی بی " گوجرانوالہ
۱۱۲۰ ۔ اے ۔ ایم ۔ بی احمد سیلون

# احمدی ٹمٹموں اور یکوں کا ریٹ

احمدی احباب کی سہولت اور آرام کے لئے دفتر امور عامہ جماعت احمدیہ نے ٹمٹموں اور یکوں کا باضابطہ بندوبست کیا ہے ۔ اور ریٹ حسب ذیل ہے ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٹمٹم سالم | ۱ روپیہ | فی سواری | ۴ر |
| یکہ " | ۱۲ر | " " | ۲ر |

پس تمام احمدی احباب جو عازم دارالامان ہوں ۔ اور بٹالہ ریلوے سٹیشن پر اُتریں ۔ سب سے اول احمدی یکہ وٹمٹم تلاش کریں اور احمدیہ یکہ وٹمٹم کی نشانی یہ ہے کہ ہر ایک یکہ وٹمٹم پر لفظ احمدیہ یکہ وٹمٹم بحروف جلی تختی آہنی پر لکھا ہوا ہوتا ہے اگر بالفرض کوئی یکہ یا ٹمٹم احمدیہ سٹیشن ریلوے بٹالہ پر نہ ملے ۔ تو اس صورت میں غیر ٹمٹم ویکہ کرایہ پر کر لیں ۔ اگر کوئی احمدیہ ٹمٹم ویکہ والا نرخ مقرر شدہ سے زائد کرایہ وصول کرے ۔ تو اس کی نسبت دفتر امور عامہ میں اطلاع دینی ہوگی تاکہ مناسب تدارک کیا جاوے ۔

ناظر امور عامہ قادیان

# اطلاع وی پی اخبار

جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہوتی ہے ان کے نام دسمبر کے پہلے ہفتے کا اخبار رجسٹرڈ وی پی پہنچے گا ۔

جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدینگے وہ ۳ر زائد خرچ سے محفوظ رہینگے ۔

بصورت واپسی وی پی اخبار تا وصولی قیمت بند رہے گا ۔

مینجر الفضل قادیان

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲۲۔ نومبر ۱۹۲۰ء

# عدم تعاون

## (نمبر ۲)

(از جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی اے)

پچھلے نمبر میں ہم بتا چکے ہیں کہ عدم تعاون کی سکیم کا منشاء گورنمنٹ انگلشیہ سے اظہار ناراضگی اور اس پر دباؤ ڈالنا ہے۔ کہ کسی طرح برطانی گورنمنٹ ترکی عہدنامے میں ترمیم کر دے۔ اس ترمیم کی امید رکھنی چاہیئے یا نہیں۔ اس کو زمانہ خود ظاہر کر دے گا۔ لیکن اس طریق سے جو نقصان مسلمانوں کی پسماندہ قوم کو پہنچ سکتا ہے۔ اس کا اظہار ہمارے اس مضمون کا مقصد ہے۔

اس میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں کی حالت اس ملک میں بمقابلہ دوسری ہمسر قوموں کے بہت کمزور ہے اور مسلمانوں کا تناسب تعلیمی لحاظ سے بمقابلہ ہندوؤں کے بہت ہی تھوڑا ہے۔ کیا دفتروں میں کیا سرکاری ملازمتوں میں۔ جہاں دیکھو مسلمانوں کا کال نظر آتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے اور تعلیمی پہلو کو مکمل بنانے کی کوشش ہو رہی تھی کہ عدم تعاون کا طوفان آ گیا۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ سکولوں اور کالجوں کے معاملہ میں محرکین عدم تعاون لالہ لاجپت رائے صاحب کے مشورے پر ہی عمل کر لیتے۔ جو عدم تعاون کو سکول کے احاطہ میں داخل ہونے کے روادار نہیں۔ ہندو قوم کے ایک معزز لیڈر کی یہ رائے بہت ہی قابل قدر ہے۔ کہ سکولوں کے طلباء اپنے نفع و نقصان سے پورے پورے واقف نہیں ہوتے اور بوجہ لڑکپن کے اہم مسائل میں اپنی ذاتی رائے کچھ نہیں رکھتے۔ یہ والدین کا فرض ہے۔ یا ان لوگوں کا جو قوم کے لیڈر ہوں کہ نوجوانوں کو ایسے مسائل میں پڑنے سے باز رکھیں۔ جن کے متعلق قوم کے عمائد بھی ابھی تک پورا پورا فیصلہ نہیں کر سکے۔

عدم تعاون پر عملدرآمد کرنے سے صرف یہی نقصان نہیں۔ کہ لڑکوں کی تعلیم ادھوری رہ جائیگی۔ اور نہ وہ گھر کے رہینگے نہ گھاٹ کے۔ بلکہ جتنا روپیہ تعلیم پر اب تک خرچ ہو چکا ہے۔ وہ سب اکارت جائیگا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ قومی سکول کھول لئے جاوینگے یا موجودہ سکولوں کو آزاد قومی سکول قرار دیدیا جائیگا۔ تو یہ بھی ایک وہم سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ قائم شدہ نظام کا یک لخت تبدیل کر دینا بہت بڑے اخراجات کو چاہتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی شق ہے۔ جس کو مسلمان قوم جلدی سے سرانجام نہیں دے سکتی۔ آریہ قوم اگر ڈی۔ اے۔ وی کالج کو دیانند یونیورسٹی میں تبدیل کرے۔ تو کرے۔ کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے لیکن مسلمان سوائے اس کے کہ اپنے موجودہ انتظام کو بھی برباد کر دیں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ سکولوں کا نصاب تیار کرنا اور نصاب بھی ایسا کہ قومی روایات کو نظر انداز نہ کرے ایک اہم کام ہے۔ اور آیا قوم کے دل و دماغ اس نصاب کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھینگے۔ صرف تجربہ ہی بتا سکتا ہے کیونکہ دین و ... طرف سے جو عام لاپرواہی آج کل کے زمانے میں برتی جا رہی ہے۔ وہ قوم کے اندر دینی کوطنت[illegible] کر رہی ہے۔ پس کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ قوم اپنے بچوں کو صرف دینی لحاظ سے تعلیم دلانا پسند کریگی۔ کیونکہ آج کل سکولوں میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ اسی غرض کے لئے دیجاتی ہے۔ کہ نوجوانوں کو آیندہ زندگی کے لئے تیار کیا جاوے۔

پس یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگر عدم تعاون کا اثر کالجوں اور سکولوں تک بھی پہنچ گیا۔ تو جو امیدیں قوم کے ہونہاروں سے وابستہ تھیں۔ وہ خاک میں مل جائینگی۔ ہاں اگر کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو صرف یہی کہ عدم تعاون کے حامیوں کو چند جوشیلے واعظ مل جائینگے۔ جو اپنے تعلیمی اور دنیاوی نقصانات کو سختی سے محسوس کرتے ہونگے۔ اور اس کا اصل باعث عدم تعاون کے محرکوں کو نہیں بلکہ گورنمنٹ کو قرار دینگے۔ اور اس طرح موجودہ ایجی ٹیشن کو نہ صرف جاری رکھینگے۔ بلکہ اس میں بہت کچھ اضافہ کا موجب ہونگے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ان معدودے چند نوجوانوں کے سوائے باقی کس قدر نوجوان طلباء ہونگے۔ جن کی تعلیم پر پانی پھر جائیگا۔ اور والدین کا روپیہ اکارت جائے گا۔ پس چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر قدم رکھا جاوے۔ اور والدین کو خاص طور پر آگاہ رہنا چاہیئے۔

یہ تو تعلیمی نقصانات ہیں۔ ان کے علاوہ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ پر دباؤ پڑ سکے۔ اُلٹا اسکو ایسے قوانین پاس کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔ جنہیں سراسر رعیت ہی کو تکلیف ہوگی۔ حاکم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے نقصان ہمیشہ محکوم ہی کو پہنچا کرتا ہے۔ گورنمنٹ کے پاس اسقدر طاقت ہے کہ موجودہ شورشوں کو بہت آسانی سے دبا سکتی ہے۔ اور خود قوم بھی اس مسئلے میں متفق نہیں۔ خود ہندو صاحبان میں سے دیکھ لو۔ بنگال مدراس کے اکثر لیڈر عدم تعاون کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں کے تمام فرقے متحد نہیں ہو سکتے اور نہ ہندو مسلمان ایک ہی نصب العین رکھتے ہیں۔ پس جس حالت میں ملک کی مختلف قومیں آپس میں اتفاق اور اتحاد نہیں رکھتیں۔ اس مسئلہ کو کس طرح کامیابی کی صورت دی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں ایسے اصول پر اتحاد ہو جائے۔ کہ باوجود علیحدہ علیحدہ نصب العین رکھنے کے پھر بھی وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ ایک قوم اپنے خاص فوائد کو مد نظر رکھ کر دوسرے کو اپنے ساتھ شامل کرنا چاہے اور اس کے احساسات کا خیال نہ رکھے۔ گورنمنٹ کے نزدیک ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت اسی صورت میں کھل سکتی ہے۔ کہ جب دونوں قومیں بے غرض اتحاد میں اتفاق کر لیں۔ ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد دنیاوی اغراض پر رکھنا غلطی ہے۔ اصل اصول یہی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھا جاوے۔ ہندوؤں کے نزدیک گائے کی پرستش ایک اہم مسئلہ ہے۔ ترک گاؤکشی پر عمل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہندو صاحبان مسلمانوں کے احساسات کا خیال رکھیں۔ اور وہ اسی صورت میں کہ اپنے ہم وطن مسلمانوں کے مذہبی پیشواؤں کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ اور انہیں خدا کا پیارا اور برگزیدہ مان لیں۔ ظاہر ہے۔ کہ جتنی محبت ایک جانور کی ہندوؤں کے دلوں میں ہے۔ اس سے ہزاروں درجے بلکہ کروڑوں درجے بڑھ کر اس مقدس انسان کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے۔ جس نے ایک دنیا کو وحشی جانوروں سے

انسان اور انسان سے با خدا انسان بنایا - پھر کس قدر ضرورت ہے - کہ ایسے انسان کا نام ادب سے لیا جاوے بلکہ جیسا کہ ہم ہندوؤں کے بزرگوں کو یعنی کرشن جی اور رام چندر جی کو پرمیشر کا اوتار مانتے ہیں - ایسا ہی ہندو صاحبان اس بات کو تسلیم کریں - کہ جیسا کہ پرمیشر کے اوتار ہندوستان میں آئے - ایسا ہی دوسرے ملکوں میں بھی آئے - چنانچہ عرب میں بھی آئے - اور محمد عربی (فداہ ابی وامی) خدا کے فرستادہ ہیں - تو ہم اور بھی ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں - اور ہندو مسلم اتحاد ایک مستحکم چٹان پر قائم ہو سکتا ہے -

ہم امید کرتے ہیں - کہ ہمارے برادران وطن اس طرف ضرور توجہ کرینگے - ہم گائے کا ذبح کرنا ان کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں - بشرطیکہ ہندو صاحبان ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح احترام کریں - جس طرح وہ اپنے رشیوں کا کرتے ہیں - ان کو بھی خدا کا ایک برگزیدہ رسول جانیں - اگر ہندو صاحبان اس تجویز کو پسند کریں - تو ان کی دلی منشا جو گئو رکھشا کے متعلق ہے آنا فانا پوری ہو جائیگی - وہ تجربہ کر کے دیکھ لیں -

پس جب ہندو مسلمان اس طرح حقیقی طور پر مل جائیں تو سوراجیہ کی امید جلدی بر آسکتی ہے - لیکن جب تک اس طریق پر اتحاد نہ ہو - ضرور ایسے واقعات پیش آتے رہینگے کہ دونو قومیں ایک دوسرے کے حقوق کو نظر انداز کرتی چلی جائیں گی - اور ہندو مسلم اتحاد ایک حقیقت نہیں بن سکیگا -

عدم تعاون کے اخلاقی نقصانات بھی نظر انداز نہیں کئے جا سکتے - سکولوں اور کالجوں میں یہ ترغیب دیجاتی ہے - کہ وہ والدین کی رضامندی کی پرواہ نہ کریں - بلکہ ان کی مرضی کے خلاف رویہ تعلیم کو چھوڑ کر قومی سکولوں اور کالجوں میں شامل ہو جائیں - کیونکہ والدین کی مرضی سے بڑھ کر مذہب ہے - اور مذہب کی بنا پر والدین کی مرضی کے خلاف کرنا جائز ہے - مگر ہمارے نزدیک یہ بھی درست نہیں - عدم تعاون کے مذہبی پہلو پر ہم اگلے نمبر میں انشاء اللہ کچھ لکھ سکیں گے ؎

## قرون اُولیٰ کے غازیوں کی ہتک

اخبار زمیندار سکھوں کے ایک جلسہ کی جو ۱۳ نومبر کو لاہور میں ہوا - روئداد لکھتا ہوا سکھوں کے ایک گروہ کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے یوں درافشانی کرتا ہے - کہ

"مظاہرین کی لمبی لمبی داڑھیاں - نورانی صورتیں مستعدی و چالاکی - جوش قومیت اور جذبہ فداکاری اسلام کے قرون اولیٰ کے غازیوں کی یاد دلوں میں تازہ کر رہا تھا"

سکھ صاحبان میں جو اچھی صفات پائی جاتی ہوں - ان کی تعریف کرنا - کوئی بری بات نہیں - اور زمیندار کو حق ہے - کہ "زمانہ حاضرہ کے فرزندان اسلام کو وقف ندامت و خجالت" بنانے کیلئے جس قدر چاہے سکھ صاحبان کے تعریفی گیت گائے - لیکن "قرون اولیٰ کے غازیوں" کے ساتھ تشبیہ دینا اس کی ایک ایسی بیجا حرکت ہے - کہ کوئی مسلمان جس کے دل میں اپنے اسلاف کی ذرا بھی عزت و توقیر ہوگی - برداشت نہیں کر سکیگا - اور اسے حد درجہ کی بے غیرتی قرار دیگا ؎

افسوس مسلمان بدعملیوں سے اپنی عزت و توقیر تو کھو ہی چکے تھے - اب بے ڈھنگی چالوں سے اپنے اسلاف کی قدر و منزلت کی خاک اڑانے کے بھی درپے نظر آرہے ہیں - اور اپنے بزرگوں کی خود تذلیل کر رہے ہیں ؎

## کرپان اور کلہاڑی کیلئے سکھ بننے کی تیاری

اسی جلسہ میں جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے - ایک سید صاحب نے جو اخبار سیاست کے ایڈیٹر ہیں - تقریر کرتے ہوئے سکھ صاحبان کو مخاطب کر کے فرمایا :-

"بھائیو آپ وہ لوگ ہیں - جو اپنی آن کی خاطر جان قربان کر دیتے ہیں - آپ جو بات منہ سے نکالتے ہیں - اسے پورا کر دکھاتے ہیں - اسی لئے میری یہ دعا ہے - کہ یا الٰہی اگر میں کوئی اور مذہب اختیار کروں تو عیسائیوں کا مذہب اختیار نہ کروں گا - بلکہ سکھوں کا مذہب اختیار کروں گا - تا کہ سکھ بھائیوں میں شامل ہو کر میں کرپان اور کلہاڑی تو رکھ سکوں"

گویا سید صاحب موصوف صرف کرپان (چھوٹی سی چھری) اور کلہاڑی کی خاطر اسلام کو ترک کر دینا چاہتے ہیں - اور ان کے نزدیک اس مذہب کی جو اپنی صداقتوں اور خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر ہے - اور جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کر سکتا - اتنی بھی وقعت نہیں ہے جتنی سکھ صاحبان کی کرپان اور کلہاڑی کی ؎

جن لوگوں کے نزدیک اسلام اس قدر بے وقعت اور حقیر ہے وہ اگر کل کی بجائے آج ہی اس سے الگ ہو جائیں - تو اس سے اتنا تو فائدہ ہوگا - کہ اب مسلمان کہلا کر اپنے قول اور فعل سے اسلام کو جو نقصان پہنچا رہے ہیں وہ نہیں پہنچیگا ؎

## گذشتہ سختیوں کو بھلا دیا جائے

۱۳ - نومبر کو کونسل کے اجلاس میں لاٹ صاحب پنجاب نے یہ بتاتے ہوئے کہ :-

"کسی صوبہ کی بہتری کا دارو مدار پرانی عداوتوں کو تازہ کرنے میں نہیں - بلکہ ان کو رفتہ رفتہ بھلا دینے میں ہے" فرمایا :-

"ان فسادات کے بعد ہم نے باہمی رنجش کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لوگوں نے کئی بار سختی پر اکسانیوالی کاروائیاں کیں - لیکن ہم انہیں نظر انداز کرتے رہے اور اب بھی اگر لوگ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ درگذر کا موقعہ دینگے - تو ہم اسی پالیسی عمل کرتے رہینگے"

اس میں شک نہیں کہ گذشتہ سختیوں کو بھلا دینا ہی ترقی اور اطمینان کا باعث ہو سکتا ہے - لیکن افسوس کہ ان فسادات کی یاد کو ناگوار طور پر یورپین حلقوں میں تازہ کیا جاتا ہے - چنانچہ حال ہی میں یورپین ایسوسی ایشن کلکتہ نے نہ صرف ڈائر کی کاروائی پر پسندیدگی کے اظہار کا ریزولیوشن پاس کیا ہے - بلکہ یہ بھی کہا ہے - کہ آئندہ بھی ہمارے فوجی افسر ایسا ہی کیا کرینگے -

پس جہاں اہل ہند کو گذشتہ فسادات کے واقعات کو بھلا دینے کی تلقین ضروری ہے - وہاں اس قسم کی کاروائیوں کے روکنے کی بھی ضرورت ہے ؎

# معارفِ قرآن

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

## سُورۃ طٰہٰ

### بقیہ ساتواں رکوع

(۹ - اکتوبر ۱۹۲۰ء)

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہاں خدا تعالےٰ ایک روایت بیان کرتا ہے :۔ فرماتا ہے۔ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ٥ یہاں سے چلے جاؤ۔ یا یہ کہ تمہاری جو حالت ہے وہ بدل جائے۔ کیونکہ بعض تمہارے بعض کے دشمن ہونگے۔ یعنی یہ کہ شیطان کی اولاد کو انسان کی اولاد اپنا دشمن سمجھے۔ اور انکی بات نہ مانے۔ کیونکہ شیطان نے تمہارے باپ کو دہوکہ دیا۔ یہ ایک روائت بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ ہدایت کا آنا آدم پر ہی ختم نہیں ہو جائیگا۔ بلکہ یہ سلسلہ چلیگا۔ اس لئے جب کوئی خدا کی طرف سے مامور آئے۔ اس وقت آدم کی اولاد کا یہی کام ہونا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو ان کے راستہ میں روک ہوں۔ ان کی بات نہ مانیں ۔

**ہدایت یافتہ قوم کا نشان** فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ٥ یہ نشان بتایا اس قوم کا جو ہدایت کو قبول کرے گی۔ کہ وہ دینی معاملات میں گمراہ نہ ہو گی۔ اس کی باتیں پختہ ہونگی۔ دوسرے وہ ناکام نہ ہوں گے۔ دشمن ان کے مقابلہ میں کھڑے ہونگے۔ لیکن ان کو ناکام نہ کر سکیں گے۔

**معیشت کی تنگی کا مطلب** وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا۔ اس آیۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا :۔

خدا کے ذکر سے جو اعراض کرتا ہے۔ اس کی روزی کیونکہ تنگ ہوتی ہے۔ اس کا جواب ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور مبلغین کلاس کے طلباء لکھ کر دیں۔ دین کے مخالفین کو تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس بڑی بڑی دولتیں ہوتی ہیں۔ غیر مذاہب والوں میں تو اتنے بڑے بڑے دولت مند ہیں۔ ان کے مقابلہ کے عام مسلمانوں میں بھی نہیں اور احمدیوں میں تو قطعاً نہیں جو حقیقی مسلمان ہیں۔ پھر اس کا کیا مطلب ہے۔ اور کیونکر واقعات کے ساتھ اسے چسپاں کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۔ اکتوبر کے درس میں ان جوابات کو سُنانے اور ان پر تنقید کرنے کے بعد جو مذکورہ بالا سوال کے دئے گئے تھے حضور نے اس کا مطلب یہ بیان فرمایا۔ کہ مومن چونکہ اس دنیا کو اپنا مقصد اور مدعا نہیں سمجھتا۔ اس لئے دنیا کی تنگی اس کو تکلیف میں نہیں ڈال سکتی۔ لیکن کافر چونکہ اسی دنیا پر اپنا سارا انحصار رکھتا ہے۔ اور آخرت اس کے نزدیک کچھ نہیں ہے۔ اسلئے خواہ اسے کتنا ہی مال مل جائے۔ وہ تنگی ہی محسوس کرتا ہے۔ اور اس کا دل کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی ایک معنی ہیں اس آیت کے۔ لیکن زیادہ صحیح میرے نزدیک جو ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ معیشت کے معنے وہ چیز ہے جس سے زندگی قائم رہے۔ اور اس کے لئے صرف کھانا پینا ہی ضروری نہیں۔ بلکہ اور ہزاروں چیزیں ہیں۔ اور رُوحانیت کیلئے ہی نہیں۔ جسمانیات کے لئے بھی جسمانی زندگی کے لئے کھانے پینے کی ضرورت ہے۔ مگر رُوحانی عقلی، تمدنی زندگی کے لئے اخلاق اور بے تعصبی کی ضرورت ہے۔ یہ کافر کے پاس نہیں ہوتیں۔

مومن جہاں فاقے نہیں مارا جاتا۔ وہاں اخلاق سے بھی کورا نہیں رکھا جاتا۔ تعصب میں نہیں ڈالا جاتا۔ اسکو رُوحانی زندگی دی جاتی ہے۔ اور یہ سب انبیاء پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن جو اعراض کرتے ہیں انکو یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ اور اس لحاظ سے ان پر ان کی معیشت تنگ ہوتی ہے۔

**کیسا اندھا** قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ٥

یہ اندھا کیسا تھا۔ اگر باطنی اندھا مراد لیا جائے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ میں بصیر تھا۔ مجھ کو کیوں اندھا اُٹھایا گیا ہے کہ اگر وہ رُوحانی اندھا ہو گا۔ تو کافر تو دنیا میں بھی اندھا ہی ہوتا ہے۔ پھر وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں بصیر تھا۔

اور جسمانی اندھا اسلئے نہیں ہو سکتا کہ دوسری آیتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ لوگ قیامت میں اندھے نہیں ہونگے۔ بلکہ ان کی بینائی اور زیادہ تیز ہو جائیگی۔

پھر اس سے کیا مُراد۔ یاد رکھو اس سے مُراد ہے تو رُوحانی اندھا ہی۔ لیکن رُوحانی اندھے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دینی اُمور میں۔ ایک دنیوی میں۔ جب وہ اس وقت اپنی حالت پر غور کرے گا۔ تو اس کے ہاتھ بھول جائینگے۔ اور وہ کچھ نہ کر سکیگا۔ اور کہیگا میں تو دنیا میں بڑا ہوشیار تھا یہاں مجھے کیا ہو گیا۔ یہ تدابیر میں اندھا ہونا مُراد ہے۔

### آٹھواں رکوع

(۱۱ - اکتوبر ۱۹۲۰ء)

**انبیاء اور انکی جماعتوں کی ابتدائی حالت کمزور ہوتی ہے** یہ رکوع خصوصیت سے ہماری جماعت کے متعلق سبق رکھتا ہے۔ چونکہ میرے حلق میں آج سخت تکلیف ہے۔ اس لئے میں اس کی تفصیل نہیں کر سکتا۔ دُعا ہی کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو اسپر غور کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ اس سے نفع حاصل کریں۔

ذکر یہ تھا کہ بجائے اسکے کہ مسلمانوں کو ایمان لانے پر کوئی فائدہ ہو۔ نقصان ہی پہنچا ہے۔ اس کا رد کیا تھا کہ طٰهٰ ٥ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ٥ إِلَّا تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشَى ٥ یہ قرآن اس لئے نازل نہیں ہوا کہ دُکھ اور تکلیف میں ڈالے۔ بلکہ ترقی کے لئے آیا ہے۔ وہ لوگ جو خوف اور ڈر رکھنے والے ہیں ان کے لئے ترقی کا باعث ہو گا۔ اور کیونکہ وہ تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ٥ قادر کا کلام ہے۔ اور جو قادر کا کلام ہوتا ہے اس میں قدرت بھی ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے ترقی ہے۔ مگر وہ ترقی اسی رنگ میں ہوگی۔ جس طرح پہلے انبیاء کو ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ

کا واقعہ اور دوسرے واقعات بیان کرکے حضرت آدم کے واقعہ پر ختم کیا ہے۔ اب بتایا ہے۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّأَجَلٌ مُّسَمًّى۔ ان سب باتوں کو جانے دو۔ کہ انبیاء کی ترقی آہستہ ہوتی ہے۔ وہ کمزور حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے دشمن قوی ہوتے ہیں۔ اب بھی پہلے کی طرح ہی ترقی ہوگی۔ لیکن واقعات کا تو تمہیں انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیا پہلی کتابوں میں یہ واقعات نہیں ہیں۔ کہ وہ ایسے کمزور ہونگے۔ اگر ہیں تو تمہیں انکار نہ کرنا چاہیئے۔

اب بھی یہی حالت ہے۔ بے شک حضرت مسیح موعود کمزور تھے۔ ان کی جماعت کمزور ہے۔ ان کے دشمن طاقتور و زبردست ہیں۔ لیکن یہ باتیں ہم نے اپنی طرف سے نہیں بنائیں۔ بلکہ بطور پیشگوئی پہلے سے موجود ہیں۔ کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کی ابتدائی حالت کمزور ہوتی ہے۔ تو ان کی موجودگی میں انکار نہیں ہو سکتا۔

**دعاؤں سے کام لینے کا ارشاد**

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ اب دلائل کی حد ہوگئی۔ ہر طرح ہم نے ثابت کر دیا۔ کہ نبی کی ابتدائی حالت ایسی ہوتی ہے۔ اب بھی اگر نہ مانیں۔ تو ایسے لوگوں کی حالت پر اور ان کی باتوں پر صبر ہی کرنا چاہیئے۔

لیکن صبر کے یہ معنے نہیں کہ مایوس ہو کر بیٹھ جاؤ اور ان کو تبلیغ کرنا چھوڑ دو۔ بلکہ دوسرے طریق سے ان کو فتح کرو۔ اور وہ اس طرح کہ آسمان پر اپنی آواز پہنچاؤ جو ان کے دلوں میں نازل ہو۔ یعنی دعاؤں کے ذریعہ ان کو فتح کرو۔ اور خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرو صبح و شام اور رات کو اور دن کے حصوں میں تاکہ تم راضی ہو جاؤ۔

**نوافل پڑھنے کا ارشاد**

اس آیت کے متعلق مفسروں نے لکھا ہے۔ کہ اس سے پانچ نمازیں مراد ہیں۔ یہ تو بن جاتی ہیں۔ لیکن جو دلائل انہوں نے دیئے ہیں وہ میرے نزدیک کافی نہیں ہیں۔ اور نہ سیاق و سباق سے اس کا کوئی تعلق معلوم ہوتا۔ میرے نزدیک اس سے یہ ہے کہ یہاں خاص طور پر نوافل، تسبیح، تحمید کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ وہ اوقات بتائے ہیں۔ جو زیادہ دعا کی قبولیت کے ہیں۔ ورنہ پانچ نمازیں تو روزانہ انسان پڑھتا ہی ہے۔

مجھے افسوس آیا کرتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں نوافل تسبیح، تحمید کا شغل کم ہے۔ عموماً تعلیم یافتہ مسجدوں میں آکر تسبیح و تحمید کرنے کی بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ رُوح کبھی تیز نہیں ہوتی جب تک تسبیح نہ ہو۔ اور رُوح کبھی صاف نہیں ہوتی جب تک نوافل نہ پڑھے جائیں۔ حضرت عائشہ کا قول ہے۔ ذکر صیقل ہے یعنی فرائض کے علاوہ ذکر ضروری ہے جس سے رُوح صیقل ہوتی ہے۔

**مالدار لوگوں پر نظر رکھنا**

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۝ فرمایا۔ ان لوگوں کو جنھیں دنیا کی زندگی کی آسائش کی چیزیں دی گئی ہیں۔ یعنے جو مالدار لوگ ہیں۔ للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھو۔ اور یہ خیال نہ کرو۔ کہ وہ اگر اسلام لے آئیں تو بڑا فائدہ ہو۔ یہ خواہش کرنا کہ بڑے بڑے لوگ داخل ہو جائیں۔ تاکہ جلدی کامیابی ہو۔ یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح دل فتح نہ ہونگے۔ دل کی صفائی لوگوں کو میسر نہ ہوگی۔

اگر ہماری جماعت کے لوگ سمجھتے۔ تو بیغامی کیوں ہوتے۔ ابتداء میں ممکن ہے۔ یہی خیال ان کو پیدا ہوا ہو کہ اُمراء سے تعلق رکھنے سے اور ان سے مال لینے سے سلسلہ کی ترقی ہوگی۔ اور اب نفسانی اغراض ان کی اس میں شامل ہوگئی ہیں۔

## سُورۃ الانبیاء

### پہلا رکوع

(۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

اس سورۃ میں بھی اسی ذکر کو زیادہ تفصیل اور دوسرے پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ جو سورہ طٰہٰ میں ہے۔

**عذاب کے وقت لوگوں کی غفلت**

فرماتا ہے۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اس آیت میں ڈرایا جا رہا ہے۔ کہ عذاب آنے والا ہے یعنی عذاب ابھی نہیں آیا۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ابھی مانتا ہی نہیں۔ اس پر افسوس کس بات کا ہے کہ وہ غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ وہ یہ سنکر ہنسیگا کہ میں تو مانتا ہی نہیں پھر مجھ پر افسوس کیسا؟

اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اقترب سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب کے ابتدائی آثار ظاہر ہو رہے ہیں اس موقعہ پر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو نہیں مانتے انہیں اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس عذاب سے بچنے کا کیا طریق ہے۔ اور یہ کیوں آ رہا ہے۔ اس کی آخر کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ مگر چونکہ یہ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس زمانہ میں بعینہٖ یہی حالت ہے۔ عذاب کے نشان پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اطمینان قلب کسی کو حاصل نہیں ہے۔ ایشیاء کہتا ہے۔ یورپ مجھے مٹا دیگا۔ اور یورپ کہتا ہے ہم خود ہلاک ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہم میں فتنے فساد پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ فساد اور فتنہ کے اصل منبع کی طرف کثرت مصائب کی وجہ سے توجہ ہی نہیں کرتے۔ اور یہی چاہتے ہیں۔ کہ جو تکلیف یا روک ہمارے سامنے ہو۔ وہ کسی طرح ہٹ جائے۔ اس طرح مصائب سے نکلنا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ دن بدن زیادہ پھنس رہے ہیں۔ اور جب تک مصائب کے اصل منبع کو بند نہ کرینگے یہی حالت رہیگی۔

مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ کبھی خدا کی طرف سے کوئی ذکر نہیں آیا۔ مگر انہوں نے سنا اور وہ کھیل میں مشغول ہوتے ہیں۔

اس زمانہ میں میں جب اخبار میں کھیل کود، بیع، گھوڑ دوڑ کی خبریں پڑھتا ہوں تو اس طرف خیال چلا جاتا ہے کہ ہم اگر ان اخبار والوں کو خدا تعالیٰ کا بڑے سے بڑا نشان شایع کرنے کے لئے دیں تو انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن فضول سے فضول خبریں شایع کر دیتے ہیں۔

# تربیتِ اولاد کی اہمیت

(نمبر ۱)

۱۵ نومبر کے الفضل میں "تربیت اولاد" پر لیڈنگ آرٹیکل پڑھ کر طبیعت بہت متاثر ہوئی۔ اور درد دل کے گوناگوں جذبات نے مجبور کر دیا کہ ضرور اس بارے میں اپنے ناچیز خیالات ظاہر کروں۔ شاید خدا تعالیٰ کو منظور ہو تو اس تحریر سے کچھ مفید و نیک نتائج نکل سکیں۔

نمود و شیخت کے خیال سے نہیں۔ بلکہ اس نیت سے کہ ایک کس مپرس کی کمزور آواز سہی۔ اس کا نفس مطلب ہی بزرگانِ جماعت کی توجہ اس طرح کما حقہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ یہ جتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے تعلیم و تربیت سے خاص دلچسپی ہے۔ اور اک معقول مدت اس کے تجربہ میں گذارنے کا موقعہ ملا ہے۔

بلاشبہ تعلیم ان لوازم شائستگی بلکہ ضروریات زندگی میں داخل ہو گئی ہے۔ جن کے بغیر آج نہ صرف فراغبالی و عزت حاصل کرنا قریباً محال ہے۔ بلکہ دین و دنیا کے اور بہت سے اہم مقاصد میں بھی جیسی چاہیئے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن تجربہ اور مشاہدہ اسبات پر دو زبردست گواہ ہیں۔ کہ صحیح اور معقول تربیت کے بغیر تعلیم بھی بعض حالات میں نہ صرف عمدہ نتائج پیدا کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تباہ کن اثرات اور افسوسناک تلخ کامیوں کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ اور فطرت انسانی کے بعض اٹل اصول و آئین ہمیں یہ ماننے پر مجبور کرتے ہیں کہ تعلیم کے متعلق گذشتہ غلطیوں اور غفلتوں کی تو ایک بڑی حد تک تلافی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن تربیت کے معاملہ میں جو کوتاہی و سہل انگاری بچوں کی اوائل عمر میں والدین یا دیگر ذمہ دار بزرگوں کی طرف سے ہو اسکی تلافی کچھ ناممکن سی ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

جن احباب و بزرگان نے تعلیم و تربیت کے معاملہ پر بروئے واقعات معتد بہ غور کیا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہونگے کہ بہت سی ہونہار طبائع اور قابل فخر قوائے جسمانی و دماغی محض عدم تربیت کے سبب جہلاء یا رذیل اقوام میں نہیں۔ بلکہ ایسے اچھے اعلیٰ اور شریف خاندانوں میں انجام کار کیسی کیسی تباہیاں لاتے۔ اور سرتاپا ننگ خاندان افراد کا اضافہ کرتے ہیں۔ یہ کوئی فرضی فسانے یا دور از حال قصے نہیں۔ بلکہ خیر سے آج بھی نام نہاد مسلمانوں میں اس کی بہت سی درد انگیز و عبرت خیز نظیریں موجود ہیں۔

خدائے تعالیٰ کے فضل و رحم نے ہماری جماعت کو فی زمانا اس غرض سے کھڑا کیا ہے۔ کہ دین و دنیا کے تمام کاموں میں اقوام عالم کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو پھر ہمیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا بھی ارشاد خاص ہے۔ تو جب ہم اپنے اور دوسروں کے واجبی و صحیح حقوق اغراض دنیاوی کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ تو مصالح دین میں تساہل و تغافل ہمیں کیونکر گوارا ہو سکتا ہے؟ اور جب ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ تربیت اولاد میں غلطی و غفلت اکثر دنیاوی سے کہیں زیادہ دینی خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے۔ کیونکہ تربیت اور دین دونو کا عمل سے بڑا بھاری تعلق ہے۔ تو اس نہایت اہم (تربیت اولاد) پر خاص توجہ کرنا ہمارا ایک مقدس اور بہت سے دیگر فرائض سے مقدم فرض ٹھیرتا ہے۔

میں اُن اصحاب کی رائے سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتا جن کے نزدیک چھوٹے بچوں کی اخلاقی نگرانی اور روک ٹوک ایک ناگوار و ناواجب یا کم از کم فضول سی بات ہے اور اس کے میرے پاس بفضلہ بڑے زبردست و معقول دلائل ہیں۔ یہ بھی میرے خیال میں اب ہماری ایک سادہ لوحی اور کوتہ اندیشی و ناتجربہ کاری بلکہ بے ادبی ہوگی کہ ہم ایسے کاموں کا فکر و اہتمام اپنے ذمہ لینے کے بجائے ہر چھوٹی بڑی دردسری کا بار اپنے امام محترم (ایدہ اللہ) کے ہی سر رکھیں۔ جن کا مقدس وجود پہلے ہی کثرتِ افکار کے سبب یک انار و صد بیمار کا مصداق ہے۔ بلکہ صد کی جگہ ہزار نہیں لکھوکہا کہنا زیادہ صحیح ہوگا

مجھے مسئلہ زیر بحث کے اس پہلو پر روشنی کی ایک جھلک ڈالنا اسوجہ سے ضروری معلوم ہوا۔ کہ بعض اصحاب سے مجھے کبھی کبھی یہ سننے کا اتفاق ہوا ہے کہ پند و نصائح کا کام صرف امام و پیشوا کی ہی پوزیشن سے تعلق رکھتا ہے۔ بحالیکہ یہ کام تربیت کا جزو اعظم ہے اور میں اسے نظر بحالات موجودہ نہ صرف ناموزون غیر مناسب بلکہ ناممکن العمل بھی سمجھتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق و تمدن سے متعلق اندرونی اصلاح و ترقی کے تمام فروعات تک کا بار ایک امام پر ہی رکھا جائے۔

حضرت اقدس (ایدہ اللہ) کی نازک ذمہ داریوں اور کمر شکن فرائض و افکار کا بار اب اسقدر بڑھ گیا۔ اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ کہ ہر شخص اس کا اندازہ تو کیا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس ہماری خادمانہ سعادت مندی کا تقاضہ بھی یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ حضور کا ہاتھ بٹائیں نہ کہ الٹا کام بڑھائیں۔ بھلا یہ بات کسی مرد معقول کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ مسجد میں خصوصاً نماز و جماعت کے وقت یا جبکہ حضور درس قرآن فرما رہے ہوں۔ ہمارے بچے بدتمیزی و بے ادبی کی حرکات کریں۔ تو چونکہ حضور بنفس نفیس انہیں کوئی تنبیہ و سرزنش نہیں فرماتے۔ لہذا ان کے نزدیک یہ حرکات روا یا پسندیدہ ہیں استغفر اللہ! یہ تو اُستادوں اور والدین کا فرض ہے۔ کہ انہیں ان بیہودگیوں کی برائی سے پہلے ہی آگاہ کر دیں۔ تاکہ وہ ایسی حرکات کرنے ہی نہ پائیں۔ اور اگر کریں تو ان کا اپنا یا اور کوئی مقرر ان کو نرمی اور صلاحیت کے ساتھ منع کر دے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ لاڈلے بچوں کے ضرورت سے زیادہ شفیق و نازبردار باپ بیمار معصوموں تک کو گودی کندھوں پر لاد کر مساجد میں بے تکلف لے آتے ہیں۔ اور وہ نماز کے مصلوں پر پیشاب پاخانہ کر دیتے ہیں۔ ایسی باتیں بدتمیزی ہونے کے علاوہ ادب و احترام مساجد کے بھی خلاف ہیں۔ اور کوئی بزرگ امید نہیں کہ ان کے روا رکھنے کا فتوے دیں۔

رسالہ اتالیق کے پہلے ہی نمبر میں "ننھے بچے" کے مستقل عنوان کے ماتحت میں نے فن تربیت پر ایک نہایت ضروری مضمون شایع کیا تھا۔ مگر افسوس کہ صیغہ تربیت کے ذمہ دار افسروں نے یا تو اسے ملاحظہ ہی نہیں فرمایا یا شاید کسی وجہ سے عملی توجہ و التفات کے قابل نہ سمجھا ہو۔ ورنہ اس کا کچھ نہ کچھ ظہور ضرور ہوتا۔ رسالہ کی نہایت قلیل بلکہ ناقابل ذکر تعداد اشاعت مانع ہے۔ کہ ایسے ضروری خیالات جماعت میں

کماحقہ، پھیلائے جاسکیں۔ اسواسطے اگر بہی خواہان سلسلہ پسند فرمائیں۔ اور الفضل کے قیمتی کالموں میں گنجائش نکل سکے۔ تو اس وسیع الاثر اور محترم قومی آرگن کے ذریعہ اس (اتالیق کی) کمی اشاعت کی تلافی ہو سکتی ہے۔ جونکہ تربیت اولاد کے ضروری کام کو مردوں سے کہیں زیادہ عورتوں کے ساتھ تعلق ہے۔ اسواسطے ماؤں کے فرائض کی تعیین و توضیح اور ان کے عملدرآمد پر زور دینے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ پس ارادہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ تو اس سلسلہ مضامین کے کسی اگلے نمبر میں انکی نسبت بھی اپنے ناچیز خیالات ظاہر کروں۔ اُمید ہے۔ کہ دوسرے بہی خواہان جماعت بھی اس طرف کماحقہ، توجہ فرمائینگے۔

خاکسار۔ احمد حسین فرید آبادی ایڈیٹر اتالیق قادیان۔

---

# عدم تعاون ہندو مذہب کے نقطۂ خیال سے

آج ہندوستان کے ہر گوشہ سے تحریک عدم تعاون کی حمایت کی آواز آرہی ہے۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں۔ جہاں اس کا چرچا نہ ہو۔ اخبارات میں زوردار مضامین اس تحریک کی تائید میں نکل رہے ہیں۔ اور تمام ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک شور ہے کہ اُٹھ رہا ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس قدر لاکھوں کروڑوں انسانوں میں کسی ایک بزرگ نے بھی ایک منٹ کے لئے یہ خیال کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ یہ تحریک ہندو مذہب اور اس کے اُصول کے کہاں تک مؤید یا مخالف ہے۔

کیا ہندوستان اور اس کی عالمگیر آبادی کا یہ رویہ اور مذہب سے لاپرواہی کچھ کم قابل افسوس و رنج ہے۔ کہ کس طرح صرف خیالی آرزو اور خیالی امید پر اپنے مقدس دھرم کو قربان کیا جارہا ہے۔ اور کسی ہندو کے دل میں یہ جذبہ تک موجزن نہیں ہوتا کہ اپنی قوم کو صحیح مشورہ دیکر غلطی سے آگاہ کرے یا کم از کم مذہبی نقطہ خیال سے غور ہی کی جاوے۔

لیکچرار اپنی دھواں دھار تقریروں میں۔ دیگر اہل علم اخبارات کے مسلسل مضامین میں ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندوستان اسوقت سخت دُکھ میں ہے۔ اور اس کا علاج اور حقیقی علاج صرف سوراج اور سوراج حاصل کرنے کا اول قدم عدم تعاون ہے۔ کاش! ہندو صاحبان اپنی مذہبی کتب مقدس میں غور کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ دُکھ اور سکھ کے اسباب ان کے مذہبی نقطہ خیال سے کچھ اور وجہ سے ہیں۔ اور اسمیں کسی گورنمنٹ کا قصور نہیں۔

وید مقدس کی تعلیم اس معاملہ میں بہت صاف اور صریح ہے۔ کہ اس دنیا میں دُکھ اور سکھ گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہیں۔ اور تناسخ یا آواگون کا اصل اس تمام سلسلہ کی بنیاد ہے۔ اگر جلیانوالہ باغ میں گذشتہ سال ہمارے بھائی مارے گئے .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. یا اگر ہندوستان میں نئے نئے قوانین جاری ہوکر ہندوستانیوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ تو یہ سب ہماری گذشتہ بد اعمالی کا ہی نتیجہ ہیں۔ اگر پہلے زمانوں میں ہم نے یا ہماری ساتھی روحوں نے جو اسوقت اپنے اپنے اعمال کی سزائیں کروڑ در کروڑ جونین حضرت انسان کے علاوہ بھوگ رہی ہیں۔ بُرے اعمال نہ کئے ہوتے۔ تو آج یہ مصیبت نہ آتی۔ اگر اسوقت کے اعمال اچھے اور وید مقدس کے احکام کے مطابق ہوتے تو موجودہ نسل کو یہ بھیانک منظر دیکھنے کا موقعہ ہی نہ آتا۔ اور ہندوستانیوں کو کبھی کا سوراج مل گیا ہوتا۔ اور اس میں گورنمنٹ بالکل مجبور و لاچار ہوتی۔ کیونکہ مطابق قانون تناسخ گذشتہ اعمال کا انعام دیا جانا ضروری تھا لیکن بحالت موجودہ جبکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ تو کیا لوگ پرمیشر سے جنگ کر سکتے ہیں یا شور و غل کرکے اس قانون کو توڑ سکتے ہیں۔ اور خود بخود ہی سوراج حاصل کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا۔ اور ہر سچے ہندو کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو پھر یہ چیخ و پکار اور یہ شور و غل سب بیکار ہے۔ غور تو کرو کہ مسٹر گاندھی کی یہ تحریک ہندو مذہب کے کس قدر خلاف ہے۔ اور وید مقدس کے سچے پیروؤں کے لئے تو بہت ہی خطرہ کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ اعمال نے تو موجودہ نسل کو یہ روز بد دکھلایا۔ لیکن اب بھی اگر نیکوکاری اور پرہیزگاری کو ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اور اس طرح مذہب کی علانیہ توہین کی گئی۔ تو اس موجودہ زمانہ کے لوگوں کی بداعمالی آیندہ اس سے بدتر منظر نہ پیش کرے۔ ہندوستان کی تاریخ کا جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ یہی ظاہر ہے کہ احکام وید مقدس کی ہمیشہ خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اور اسپر موجودہ شورش اور احکام الٰہی کی خلاف ورزی کہیں ہندوستان میں بجائے سوراج حاصل ہونے کے نسل انسانی کو ہی ضائع نہ کردے۔ یا کم سے کم اس قدر کمیاب نہ کردے۔ جیسا کہ آج سے پانچہزار سال پیشتر آرین قوم کے ہندوستان میں آنے کے وقت حال تھا اور پھر حضرت انسان بالکل مفقود ہوئے یا شاذ و نادر۔ اور کل ملک میں وحوش و طیور اور کیڑے مکوڑوں کا ہی دور دورہ نہ ہوجاوے۔ عقلمند انسان خطرہ کو بہت پہلے سے محسوس کیا کرتا ہے۔

اس لئے کیا مسٹر گاندھی جو بارہا اعلان کرچکے ہیں کہ وہ پکے ہندوستانی ہیں۔ اور دیگر اصحاب کا یہ فرض نہیں کہ وہ اس معاملہ میں پوری طرح غور کریں اور خود ہی اپنے مقدس مذہب کا تبطلان علانیہ نکریں۔

ایک امر اور ہے یعنے ہندو مسلم اتحاد۔ یہ ایک نہایت مبارک خیال ہے۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں کہ یہ اتحاد بابرکت ہو لیکن بحیثیت حقیقی بہی خواہ بنی آدم ہم اپنے ہندو برادران وطن کو مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانیوالے جن سے اتحاد ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی کے ظہور کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ اور ان کے سخت منتظر ہیں۔ بلکہ اب تو بہت ہی قریب یعنے چند ہی سالوں میں ان کا ظہور یقینی جانتے ہیں۔ اور اس کی تیاری بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وقت ہے کہ مسٹر گاندھی اپنے مشیر خاص علی برادران یا مولوی عبدالباری صاحب سے اطمینان کرلیں کہ کیا حضرت علیہ السلام کی تشریف آوری پر وہ اور انکی ہندو قوم اپنے قدیم ہندو مذہب پر قائم بھی رہ سکیں گے یا نہیں اور کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفوس قاہرہ جو کل مخالفین اسلام کو ہلاک کرنیوالے ہیں۔ باشندگان ہندوستان پر بھی اپنا اثر کرینگے یا نہیں۔ یہ زندگی اور موت کا سوال ہے اور زندہ رہنے والی قوم کے لئے اپنا اطمینان ضروری ہے۔

خاکسار مرزا احمد شفیع دہلوی

# حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کا فیصلہ مولوی محمد علی صاحب کے برخلاف

ایک وقت تھا کہ تمام احمدی جماعت نے حضرت مخدومنا مرشدنا مولانا حاجی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جس کا مولوی محمد علی صاحب کو اقرار ہے چنانچہ اپنے رسالہ ایک نہایت ضروری اعلان میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہاں ایک اور سلسلہ بیعت کا صوفیاء میں مروج ہے جسے بیعت توبہ کہتے ہیں۔ اس میں داخل ہو کر بھی انسان اپنے مرشد کے احکام کا اسی طرح مطیع ہو جاتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا مفہوم ہے × × × × اور اسکے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنھوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی × × × × یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپکے علم وفضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اس کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کردے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے کہ مرشد سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کرلینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی الخ"

(صفحہ ۱۰ و ۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ایک شخص غیر احمدی کے سوالات کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر نمبر ۲۹ جلد ۶ صفحہ ۹

خلاصہ سوالات:۔ کیا حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر برابر ہیں؟

لانبی بعدی کے معنے کیا ہیں۔ اگر نبی ہو سکتا ہے۔ تو ابوبکرؓ وغیرہ نبی کیوں نہ ہوئے؟

**جواب**:۔ رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علے بعض (ابتداء پارہ تیسرا) جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپ کے طرز پر نہ ہوگی۔ تو آپ ایسا خیال فرمائیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

میاں صاحب۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ اور آپنے بلاوجہ تفرقہ نکالا۔ کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے۔ اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں۔ مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی × × × × × × دوسرے سوال کا جواب عرض ہے۔ نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا ہے۔ نیز ان الہامات و وحیوں نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئیں۔ اگر آپ احادیث کو مانتے ہیں۔ تو آپ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ ولا دین لمن لا عہد لہ۔ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ لانکاح الا بولی۔ لاحد الا فی اثنتین۔ میں غور فرماؤ کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے پھر غور کرو۔ اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تا ہے۔ خاتم بکسر تا نہیں بھلا میاں صاحب یقتلون النبیین میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے۔ کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا۔ اسی عرض پر بس کرتا ہوں یار باقی صحبت باقی۔"

نورالدین - ۵ر جولائی ۱۹۰۷ء

ناظرین ایک نہایت ضروری اعلان کو خوب غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے لکھنے میں اور نیز اپنے عملدرآمد میں اور دوسرے مسائل کے متعلق کہاں تک اپنی تحریر مندرجہ بالا پر عمل کرکے دکھایا ہے اور کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تعلیم اور النبوۃ فی الاسلام کی تعلیم میں کس قدر بعد المشرقین ہے۔ فتدبر

محمد سیف الدین احمدی سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیروزپور

# مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق ایک بیان

میں اُس خدا کی قسم کھا کر جسکے قبضہ میں میری جان ہے، ذیل میں اپنا صحیح بیان لکھتا ہوں:۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی موت سے قریباً ایک ہفتہ پہلے میں ایک غیر احمدی کی دکان پر بٹالہ شہر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق ذکر کر رہا تھا کہ غیر احمدی سامعین کا ایک خاصہ مجمع ہو گیا۔ اور جب مولوی صاحب مذکور وہاں آئے۔ معترضین یہ دیکھ کر خوش ہوئے کہ اب احمدی کے مقابل ہمارے مولویصاحب جواب دینگے۔ لیکن جب مولوی صاحب میرے مقابل بیٹھ گئے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ "چونکہ آپ عالم ہیں اسلئے آپ سے پہلے قرآنی دلائل سے گفتگو کروں گا اور بعد ازاں حدیث سے۔ آپ میرے قرآنی دلائل نمبروار سن لیجئے اور نمبروار انکے جواب دیجئے۔ اس کے بعد میں نے دلیل نمبر ایک بیان کی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صادق اور مفتری میں یہ الامتیاز کے متعلق فرمایا ہے۔ من اظلم ممن افتریٰ علے اللہ کذباً او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون۔ اس آیۃ کی تشریح میں میں نے ثابت کیا کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں ایک پاک جماعت لاکھوں انسانوں کی قائم کر گئے ہیں۔ اسلئے اس قرآنی دلیل کے رو سے وہ مفتری نہیں ہو سکتے۔ اور چونکہ آپ تکذیب میں کامیاب نہیں ہو سکے اور باوجود اشد ترین کوشش کے ناکام رہے ہیں اسلئے آپ مکذب بآیات اللہ ثابت ہوئے ہیں۔ اس دلیل کا جواب آپ بھی قرآن کریم سے دیں یہ سنکر مولویصاحب مذکور اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے مگر منہ سے ایک لفظ تک نہ بولے۔ میں نے ہر چند عرض کیا کہ مولوی صاحب باقی دلائل بھی سن لیجئے اور میری تقریر کے اختتام پر جواب دیدینا مگر مولویصاحب نے کچھ جواب نہ دیا اور نہ اپنے سامعین کی التجا پر ٹھہرے۔ چند قدم ہی گئے تھے کہ میں نے باواز بلند کہا۔ مولویصاحب! اگر دلائل قرآنی آپ نہیں سننا چاہتے تو کم از کم ایک اور بات میری سن لیجئے

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہوگا۔ الفضل ایڈیٹر

## احمدی سپورٹس ورکس

چونکہ آج کل عام طور پر سپورٹس کی فرمیں بدنام ہو گئی ہیں۔ کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے یہ بات ایک حد تک ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ عام سپورٹس والے اس کام کے اہل نہیں ہوتے۔ خریدار بیچاروں کو سخت نقصان کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ ان کی لمبی لمبی تحریریں ہوئی ہیں ہم اپنے احباب اکرام کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ہم سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں۔ اور مینوفیکچرر ہیں۔ اور کسی صاحب کو سپورٹس کا مال مثلاً کرکٹ بیٹ۔ ہاکی سٹک۔ ٹینس ریکٹ۔ بیڈمنٹن اور فٹ بال۔ وغیرہ وغیرہ کی ضرورت ہو تو خود بھی منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں۔ مال ہر طرح سے عمدہ اور بارعایت ہوگا۔ دوکانداروں سے خاص رعایت کی جائے گی۔ مال ایک دفعہ خرید ملاحظہ فرماویں پوسٹ کارڈ آنے پر پرائس لسٹ مفت ارسال کی جائے گی۔

### سارٹیفکیٹ

میں آپ کا بہت بہت مشکور ہوں۔ کہ آپ نے میرے سپورٹس کا مال بہت اچھا تسلی بخش سپلائی کیا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی سپورٹس کا مال آپ سے منگایا کریں گے۔ نہایت مشکور ہوں۔ فقط

قاضی عبد اللہ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

خط کا پتہ صرف

**ہاشم اینڈ کو سپورٹ ورکس سیالکوٹ شہر**

## پیتل کے کمانیدار آرسی والے سرمہ وتے

ہمارے کارخانہ کا ساختہ کمانیدار سرونہ اپنی مضبوطی عمدہ وضع قطع و نقش و نگاری کے باعث تمام ہند میں مشہور ہو چکا ہے۔ جدت یہ ہے۔ کہ خود بخود کھلنے کے علاوہ بیچ پر ہورنی بنا کر آرسی بھی لگائی گئی ہے کہ ایک نظر دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ دھات پختہ اور آبدار لوہے کی لگتی ہے۔ دھوکہ سے بچو اور اصلی خریدو اور تحفہ تحائف میں دو آرسی والا سے۔ ۳ آرسی والا عہ ایک آرسی والا ۱۲ بلا آرسی عہ سرونی آرسی دار عہ۔ بلا آرسی ۸ محصول

المشتہر۔ **شیخ محمد محی الدین سرونہ فیکٹری پانی پت**

## البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر حکیم محمد صاحب احمدی متعلم میڈیکل کالج لکھنؤ

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے یکساں مفید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد ۸ غیر مجلد ۱۲ محصول ڈاک ہر منی آرڈر آنا ضروری ہے کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

المشتہر۔ **سید عبد المجید محلہ نرہی لکھنؤ**

## عجیب و غریب مرہم المعروف مرہم عیسے یا مرہم حواریین

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں وروں ہتنا زیرہ سرطان طاعون گلا ؤ گنج۔ خارش بواسیر۔ جانوروں کے کاٹے بیچھو جل جانے وغیرہ کے لئے خصوصیت سے شفا بخش اور لاثانی علاج ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۲ متوسط ڈبیہ عہ ڈبیہ کلاں عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

**ڈاکٹر نذیر حسین ایچ ایم بی تاجر مرہم عیسیٰ قادیان**

## دو بالکل نئی کتابیں

### حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی نئی نظمیں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ

**گلزار معرفت** کے نام سے چھپ گئی ہیں۔ اور ساتھ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی نظمیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ احباب جلد منگالیں۔ جلسہ کا انتظار نہ کریں ورنہ ۔۔۔۔۔ قیمت ۶ر

**گلدستہ حقانی** مولوی علی احمد صاحب حقانی کی بے نظیر نظموں کا مجموعہ جس کی سال بھر سے انتظار تھی چھپ گیا ہے۔ تعداد تھوڑی ہے۔ قیمت ۴ر

**کتاب گھر قادیان**

## حرز جان ہر مسلمان

اگر کوئی شے ہو سکتی ہے۔ تو وہ کلام پاک رحمان ہے۔ جس کے دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی انوار و برکات کے ہم ہر وقت محتاج ہیں۔ کتاب اللہ سے دلی محبت رکھنے والے ان حمائلوں کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ اور حرز جان بنائیں گے۔

**حمائل شریف** عکسی مطبوعہ لنڈن۔ صحیح ہونے میں نہایت مشہور اور مقبول عام ہے۔ مجلد پارچہ فی جلد عہ

**حمائل شریف** اعجاز صنعت۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی بہت نفیس اور پسندیدہ۔ تقطیع جیبی مجلد پارچہ۔ فی جلد عہ

حمائل شریف۔ مع ترجمہ شاہ رفیع الدین جلد چرمی ہدیہ عہ

یسرنا القرآن نیا چھاپہ نواں ایڈیشن ۵ر پارہ اول بطرز یسرنا القرآن ۲ر۔ پارہ دوم بطرز یسرنا القرآن ۲ر

سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب موجودہ بھی اس کتبخانہ سے ملتی ہیں

( مطبع [illegible] قادیان [illegible] )

# ہندوستان کی خبریں

## مدرسۃ العلوم علیگڈھ

علیگڈھ ۱۳ نومبر۔ علیگڈھ کالج تعطیلات کے بعد یکم دسمبر کو کھلیگا۔ اور طلباء بذریعہ اجازت نامہ داخل ہو سکینگے +

## اسلامیہ کالج کے طلباء کا رویہ

۱۵ نومبر کو اسلامیہ کالج کے طلباء نے جو رویہ اختیار کیا وہ یہ ہے۔ کہ پرنسپل صاحب نے بعض طلباء کو بعض وجوہ سے کالج سے نکالنا چاہا۔ وہ مزاحم ہوئے۔ آخر شور و شر بڑھا۔ اور لڑکوں نے پرنسپل صاحب کو دھکے دیئے اور پروفیسر حاکم علی کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا۔ سر ذوالفقار علیخاں آف مالیر کوٹلہ اور چودھری شہاب الدین صاحب وکیل موٹر میں آئے تھے۔ مگر فتنہ کو بڑھتے دیکھ کر مسٹر مارٹن کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ پروفیسر ایم۔ اے۔ غنی کے ساتھ ہاتھا پائی ہونے لگی تھی۔ مگر انہوں نے یہ کہکر جان بچائی۔ Gentlemen I am with you. بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ نے لڑکوں کی خواہش کے مطابق استعفاء دیدیا۔ اب کالج پر پولیس کا پہرہ ہے۔ لڑکوں کا مطالبہ ہے کہ مسٹر مارٹن کو پرنسپلی سے اور میاں فضل حسین کو ممبری سے علیحدہ کردیا جائے۔ بعد میں یونیورسٹی سے الحاق یا عدم الحاق کالج کا سوال ہوگا۔ کیونکہ پرنسپل صاحب نے لڑکوں کو نکالا۔ اور میاں فضل حسین کے رویہ کے باعث ڈاکٹر اقبال کو مستعفی ہونا پڑا۔ احمدی طلباء اس ہنگامہ سے بالکل الگ ہیں۔

## سردار منگل سنگھ کا مقدمہ

۱۸ نومبر کو سردار منگل سنگھ ایڈیٹر اکالی لاہور کا مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں شروع ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے انکی دو چٹھیاں پیش کی گئیں۔ جنمیں سردار مذکور نے گورنمنٹ سے خواہش کی تھی۔ کہ انکو تحصیلداری ملی تو ایجی ٹیشن بند ہو جائیگا۔ ان چٹھیوں کے راقم ہونے سے سردار منگل سنگھ نے انکار کیا۔ اور باقی سوالات عدالت کے جواب میں خاموشی اختیار کی +

## مسٹر محمد علی بنارس میں

مسٹر موصوف نے ہندو کالج کے احاطہ میں تقریر کی۔ اور کہا کہ اگر ہم تعلیم میں عدم تعاون کرنے پر بھی حصول حق میں ناکام رہے۔ تو ہماری دوسری تحریک ڈاک و تار اور پولیس و فوج سے عدم تعاون ہوگا +

## مسٹر محمد علی الہ آباد میں

الہ آباد ۱۷ نومبر۔ مسٹر محمد علی نے ۱۶ نومبر کو اپنی تقریر میں الہ آباد یونیورسٹی سے عدم تعاون کی تحریک کی

## ملزمین کھیری کا اپیل نامنظور

الہ آباد ۱۷ نومبر۔ ناظر الدین۔ بشیر احمد۔ اور معشوق علی۔ نے اپنی سزائے موت کے خلاف مقامی حکومت سے مرافعہ کیا تھا۔ لیکن سر ہارکورٹ بٹلر نے مداخلت سے انکار کردیا +

## ڈیوک آف کناٹ کو تہنیت نامہ پیش کیا جائیگا

دہلی ۱۷ نومبر۔ دہلی کی میونسپل کمیٹی نے کثرت رائے سے فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ ڈیوک آف کناٹ کو ادائے خیر مقدم میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جائیگا۔ ماتحت کمیٹیاں بھی اسمیں شریک ہوں گی +

## سکھ لیگ دہلی اور عدم تعاون کی حمایت کا اجلاس

دہلی۔ ۱۶ نومبر۔ پراونشل سکھ لیگ دہلی نے یہ قرار دادیں منظور کی ہیں۔ کہ لیگ سردار منگل سنگھ ایڈیٹر اکالی کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتی ہے +

خالصہ کالج امرتسر اور ایم اے او کالج کے طلباء سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے حکومت سے عدم تعاون کرنے پر انہیں ہدیہ مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور علیگڈھ کالج کے ان ٹرسٹیوں اور خالصہ کالج کے ممبروں اور دونو کالجوں کے پرنسپلوں کے رویہ کو قابل ملامت تصور کرتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے عدم تعاون کی مخالفت کی +

## مسٹر اینڈریوز علیگڈھ میں

علیگڈھ ۱۳ نومبر۔ مسٹر اینڈریوز بولپور جاتے ہوئے علیگڈھ سٹیشن پر اترے۔ جہاں مسٹر محمد علی اور طلباء مسلم قومی یونیورسٹی نے سٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ سٹیشن سے وہ موٹر پر سوار ہو کر نئی یونیورسٹی کی عمارت میں پہنچے جہاں انہوں نے بورڈنگ ہوس کا معائنہ کیا۔ اور وہ خیمے دیکھے جنمیں طلباء رہتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور نماز عشاء کے بعد ان کے سامنے ایک پرجوش تقریر کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ لوگوں نے غلامی کی زنجیریں توڑ دیں۔ لازم ہے کہ آپ اسی استقلال سے کام لیتے ہوئے روحانی آزادی کو برقرار رکھیں +

## اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ بند

بروز جمعرات بعد نماز ظہر ایک جلسہ درجات دہم۔ نہم۔ ہشتم۔ ہفتم کا منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے حاضرین کو سٹرائیک پر آمادہ کیا۔ اس کے بعد یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی جائے۔ ۲ بجے سکول میں مکمل سٹرائیک ہوگئی +

## مجھے آئندہ وکیل نہ لکھو

مسٹر کرشن پرکاش سین بانکی پور نے اخبار سرچ لائیٹ کو اطلاع دی ہے کہ میں نے تحریک قطع تعلق کی پیروی کرتے ہوئے وکالت کا پیشہ ترک کردیا ہے۔ اس لئے آئندہ مجھے کوئی شخص اپنی خط و کتابت میں وکیل نہ لکھے +

## ڈپٹی کمشنر کا بلاوا نامنظور

حال میں حکیم اجمل خاں صاحب لالہ شنکر لال ہوسٹر والے و مسٹر آصف علی وغیرہ لیڈران دہلی کو صاحب ڈپٹی کمشنر نے تعلیمی معاملات میں مشورہ کی غرض سے بلایا تھا۔ ان لوگوں نے ڈپٹی کمشنر سے انکے بنگلہ یا عدالت میں ملنے سے انکار کردیا۔ کہ ہم آپ سے مشورہ کرنے

کے لئے ہر وقت طیار رہیں۔ مگر آپ کی کوٹھی یا عدالت یا نیم سرکاری دفاتر میں دکھائیگا مراد میونسپل ہال سے ہوگی جاکر نہیں۔

## لارڈ سنہا کی دعوت

مسٹر جے۔ این گپتا کمشنر بردوان نے چنسورہ میں گزشتہ شنبہ کی شب میں لارڈ سنہا کو ایک شاندار ضیافت دی۔ شہر کے اکثر عمال اور عمائدین بھی اس موقعہ مدعو کئے گئے تھے +

## تبت کو برطانوی مشن

ہز ہولینس ڈلائی لاما کی متواتر خواہشوں پر اور ان کے وزراء کی درخواستوں پر کہ ایک برطانوی افسر کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ لہاسہ کا دوستانہ سفر کرے۔ گورنمنٹ ہند نے اس غرض کے لئے مسٹر سی۔ اے بیل۔ سی۔ ایم جی۔ سی آئی۔ ای۔ آئی سی ایس۔ پولیٹیکل افسر سکیم کو تجویز کیا ہے۔ مسٹر بیل ہی کی ڈلائی لاما سے ملاقات بھی ہے۔ میجر آر ایس کینڈے آئی ایم ایس مسٹر بیل کے ہمراہ تبت جائینگے۔ یہ جماعت ۸ نومبر کو گیانتسی سے روانہ ہوگئی ہے +

## کپتان پولس پر بم

اخبار زمیندار نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۱۱-۱۲ نومبر کی درمیانی شب میں گیارہ بجے شہر پشاور کی تحصیل میں میجر ولیم کپتان پولس پر کسی شخص نے بم کا گولہ پھینکا۔ گولہ کا دھماکا ہوا۔ لیکن نشانہ خطا گیا۔ اور کوئی نقصان نہ ہونے پایا +

## ڈیوک آف کناٹ کے ہندوستانی اردلی

ایک کمیونک میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہز رائل ہائینس فیلڈ مارشل ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری ہند کے موقعہ پر حسب ذیل فوجی افسر ڈیوک کے ہندوستانی اردلی ہونگے رسالدار میجر۔ اور آنریری لفٹننٹ اسارام بہادر ۳۱ دین لانسرز۔ رسالدار جیت سنگھ ۱۳ دین لانسرز۔ صوبیدار برہمنی پرشاد سنگھ ۷ دین راجپوت۔ صوبیدار سر بلاد شاہ ۱۲۹ دین بلوچی پلٹن +

# ممالک غیر کی خبریں

## شورش آئرلینڈ

### اسلحہ حاصل کرنیکی کوشش

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ناک یورن میں پولیس کے سات آدمیوں پر کیا گیا۔ ۲ حملہ آور مارے گئے۔ اور ۵ گرفتار کیلئے گئے۔ ڈبلن میں ہجوم نے اسلحہ حاصل کرنے کیلئے ایک حملہ کیا۔ فوج نے گولیاں چلائیں۔ دو بچوں کو گولیاں لگیں۔ جنمیں سے ایک مر گیا +

### تین پولیسمین مارے گئے

ٹپریری کے نزدیک پولیس کی ایک موٹر پر حملہ کیا گیا۔ تین پولیس مین مارے گئے۔ حملہ آوروں نے گولی مار کر موٹر کو کھڑا کر لیا تھا۔ بٹیلور میں ایک سابق کانسٹیبل کو لاٹھیوں سے سخت زدوکوب کیا گیا۔ امید نہیں کہ وہ زندہ بچے +

### ڈاکخانہ لوٹ لیا

کیسل کرنیل کے ڈاکخانہ میں دو نقاب پوش اور مسلح آدمی داخل ہوئے۔ انہوں نے پوسٹماسٹر کو روک لیا۔ اور ۱۴۰ سو پونڈ نقد اڑا کر بھاگ گئے +

### ممبر پارلیمنٹ کا مکان جلادیا گیا

مسٹر فیلونی سین فین۔ ممبر پارلیمنٹ کا مکان جلا دیا گیا ہے +

## متفرقات

### ترکی قوم پرستوں اور آرمینیوں میں صلح ہوگئی

لنڈن ۱۱ نومبر۔ ایک آرمینی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ امرار اتراک اور آرمینیوں میں صلح ہوگئی۔ صلح کے وقت سے امراد اتراک کے جیطۂ اقتدار میں اضلاع النگن نڈو بال میں اور انہوں نے وہاں کے باشندوں کی محافظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

### یونانیوں کا تین شہروں سے اخراج

لنڈن ۱۳ نومبر ڈیلی میل کو قسطنطنیہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عام انتخابات کے متعلق یونانی فوج کے باہمی اختلاف کو سنکر مصطفےٰ کمال پاشا نے ہوائی جہازوں کی کارروائی کے بعد برو سا تک کے محاذ پر شدید جارحانہ کارروائی شروع کردی ہے۔ اور یونانیوں نے علین شہر۔ اینگوگل اور سیمے کے شہر خالی کردئے ہیں +

### عہد نامہ آرمینیا کی شرائط

قسطنطنیہ ۱۲ نومبر۔ حکومت آرمینیا نے اپنے اور ترکی بالشویکی عہدنامہ کی شرائط یہ شائع کی ہیں۔

اول۔ ارمن فوجیں ارپچائے کی مغربی کنارے تک پیچھے ہٹ جائینگی۔ جس سے زنگازور اور قرہ باغ ضلع ان کے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ اور ترکوں اور بالشویکوں کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ براہ راست قائم ہو سکیگا +

دوسری شرط یہ ہے کہ امرا الیگزنڈر و پولشویک کے شہر پر قابض ہوجائینگے اور اس کے ساتھ دس کیلو میٹر کا علاقہ بھی ہوگا۔ یہ قبضہ دوران گفتگوئے مصالحت تک قائم رہیگا +

تیسری شرط یہ ہے کہ ترک قیام امن اور رعایا کی جان و مال کی سلامتی کے ذمہ وار ہوں گے +

### سرحد جارجیا کا عبور

قسطنطنیہ ۱۲ نومبر۔ ایک ارمن خبر مظہر ہے۔ کہ ترکوں نے باطوم کیطرف سرحد جارجیا عبور کرلی ہے۔ اور اردا ہن اور انزدار میں جنگ جاری ہے +

### سباسٹوپول پر بالشویکوں کا قبضہ

پیرس ۱۴ نومبر۔ نظارت خارجیہ کی اطلاع ہے کہ بولشویکوں نے سباسٹوپول اور اسکے ساتھ ہی گولی بارود کے عظیم ذخائر پر قبضہ کرلیا ہے۔ کل شب تک جرنیل رینگل اور اس کی حکومت کے ارکان سباسٹوپول ہی میں تھے +

---

باہتمام شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا